سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

غزل

یہ مقدر بھی اک پہیلی ہے — خالی دامن ہے پُر ہتھیلی ہے
نقد دیکر ادھار اپنایا — کیسی بازی یہ ہم نے کھیلی ہے
جو بھی مجذوب ہے زمانے میں — ہم فقیروں کا یار بیلی ہے
تیری یاد اب برائے روحِ حزیں — سونے مرقد میں اک سہیلی ہے
ساغرِ دل میں تو نے ساقیؔ کن — معرفت کی وہ مےَ انڈیلی ہے
دل دھڑکنے لگا ہے مٹی کا — تارِ روح اس طرح سے میلی ہے
اے انیس جہانِ تنہائی — آکہ تجھ بن یہ جاں اکیلی ہے
موت جیسی کٹھن مصیبت بھی — تیری خاطر سے ہم نے جھیلی ہے

☆

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

بدلیں گے حالات؟ خدا ہی جانتا ہے

دن ہے یا کہ رات خدا ہی جانتا ہے — جیت ہے یا کہ مات خدا ہی جانتا ہے
جانے کیا کیا رنگ ہمیں دکھلائے گا — یہ موسمِ برسات خدا ہی جانتا ہے
محفل میں کچھ لوگ نئے تو آئے ہیں — بدلیں گے حالات؟ خدا ہی جانتا ہے
پر لگے ہیں آنے ہر اک جانب سے — کس کس جا ہے گھات خدا ہی جانتا ہے
ہم سارے انساں اولادِ آدم ہیں — کیا تھی اس کی ذات خدا ہی جانتا ہے

ہم تو تائب اس پر جان چھڑکتے ہیں
اس کے دل کی بات خدا ہی جانتا ہے